۲۳ رجب المرجب 1440ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط:38)

امام مالِک کا عشقِ رَسُول

دِل میں خوفِ خدا پیدا کرنے کا طریقہ	04
آقا صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم معراج میں آسمان پر کس سواری پر تشریف لے گئے؟	05
بچوں میں سب سے پہلے کون مسلمان ہوا؟	09
کیا مانگنے والوں کو زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی؟	16

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

امام مالک کا عشقِ رسول[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کے لیے اِستِغفار کرتے رہیں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام مالک کے عشقِ رسول کے واقعات

سُوال: امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے عشقِ رسول کے واقعات بیان فرما دیجیے۔ (سمہ سٹہ ضلع بہاولپور پنجاب سے سُوال)

جواب: سُبْحٰنَ اللّٰہ! حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا عشقِ رسول بہت مشہور ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا مُصعَب بن عبدُاللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے سامنے رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ مُبارَک کیا جاتا تو آپ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا اور کمر مُبارَک جُھک جاتی یعنی اتنا خُشُوع آپ پر طاری ہو جاتا تھا۔ حاضِرین نے امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے پوچھا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ مُبارَک یا ذِکر شریف سُن کر آپ کی یہ کیفیت کیوں ہو جاتی ہے؟ فرمانے لگے: جو کچھ میں نے دیکھا ہے اگر تم دیکھتے تو مجھ سے اِس طرح کا سُوال نہ کرتے۔ میں نے قاریوں کے سردار سَیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے جب بھی کوئی حدیثِ پاک پوچھی تو وہ عظمتِ حدیث اور یادِ

---

[1] یہ رِسالہ ۲۳ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۰ھ بمطابق 30 مارچ 2019 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شُعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

[2] معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/ ۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت

رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں رو دیتے، یہاں تک کہ مجھے ان کے حال پر رحم آنے لگتا۔[1]

امام مالک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ مدینے شریف میں جانور پر سوار نہ ہوتے

حضرتِ سَیِّدُنا امام شافعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کے دروازے پر خُراسان یا مِصر کے گھوڑے بندھے دیکھے۔ ان سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے امام مالک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ سے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے میں دیتا ہوں۔ امام شافعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی کہ ایک گھوڑا آپ اپنے لیے بھی رکھ لیتے۔ فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اس زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں جس میں رَسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔[2]

قضائے حاجت کے لیے مدینہ شریف سے باہر جاتے

حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ خاکِ مدینہ کا اِتنا اِحترام کرتے کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا میں کبھی بھی قضائے حاجت نہیں کی یعنی پیشاب وغیرہ کے لیے ہمیشہ حرمِ مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے البتہ بیماری کی حالت میں مجبوری تھی۔[3]

امام مالک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کے حدیثِ پاک کی تعظیم کے واقعات

سُوال: امام مالک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کے تعظیمِ حدیث کے واقعات بیان فرما دیجیے۔ (سمہ سٹہ ضلع بہاولپور پنجاب سے سُوال)

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے 17 برس کی عمر سے ہی دَرسِ حدیث دینا شروع کر دیا تھا۔[4] حالانکہ 17

---

1. الشفا، الباب الثالث، فصل واعلم ان حرمة النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد موته ... الخ، ۲/۴۱-۴۲ مرکز اھل سنت برکات رضا ھند
2. احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب الثانی فی العلم المحمود والمذموم واقسامهما واحکامهما، ۱/۴۸ دار صادر بیروت- احیاء العلوم (مترجم)، ۱/۱۱۴ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
3. بستان المحدثین، ص۱۹ باب المدینہ کراچی- سیرتِ رسولِ عربی، ص ۶۶۹ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
4. الروض الفائق، المجلس التاسع والثلاثون، فی مناقب الامام مالک رضی اللہ عنه، ص ۲۱۳ دار احیاء التراث العربی بیروت- حکایتیں اور نصیحتیں، ص۴۱۰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

سال کی عمر میں تقریباً جوانی کا آغاز ہی ہوتا ہے۔ جب حدیثِ پاک سنانی ہوتی تو پہلے غُسل کرتے۔ چوکی یعنی مَسند بچھائی جاتی اور آپ عمدہ لباس پہن کر خوشبو لگا کر نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے مُبارک کمرے سے باہر تشریف لا کر اس چوکی پر باادب بیٹھتے۔ دَرسِ حدیث کے دَوران کبھی پہلو نہ بدلتے جیسے ہم لوگ بیٹھے بیٹھے کبھی ٹانگ اونچی کرتے ہیں اور کبھی نیچے تو امام مالک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ دَرسِ حدیث کے دَوران کبھی پہلو نہ بدلتے تھے۔ جب تک اس مجلس میں احادیثِ مُبارکہ پڑھی جاتی تو انگیٹھی میں عُود اور لوبان سُلگتا رہتا، خوشبو آتی رہتی۔ (1)

حدیثِ رسول کی تعظیم کی بِنا پر بچھو کے 16 ڈنک برداشت کر لیے

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الله بن مُبارک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا ابو عبدُ الله امام مالک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ دَرسِ حدیث دے رہے تھے کہ بچھو نے آپ کو 16 ڈنک مارے۔ دَرد کی شِدَّت سے مُبارک چہرہ پیلا پڑ گیا مگر دَرسِ حدیث جاری رکھا اور پہلو تک نہ بدلا۔ جب دَرسِ حدیث ختم ہوا اور لوگ چلے گئے تو میں نے عرض کی: اے ابو عبدُ الله! (یہ امام مالک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ کی کنیت ہے۔) آج میں نے آپ میں ایک عجیب بات دیکھی (کہ بچھو نے آپ کو 16 ڈنک مارے مگر آپ نے پہلو تک نہ بدلا) اِس میں کیا حکمت تھی؟ فرمایا: میں نے حدیثِ رسول کی تعظیم کی بِنا پر صبر کیا۔ (2) اللہ پاک حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ کے عشقِ رسول کا آدھا ذَرّہ بھی ہم کو عطا فرما دے تو ہمارا بیڑا پار ہو جائے۔

ذِکرِ رسول کے وقت تعظیم کا جذبہ پیدا کرنے کا طریقہ

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ کے سامنے جب نبیِّ کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر کیا جاتا تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ تعظیم کی نیت سے خوب جھک جاتے تو ہم اپنے اندر ایسا جذبہ کس طرح پیدا کریں کہ اگر ہمارے سامنے بھی سرکار صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ مُبارک کیا جائے تو سُنتے ہی ہماری کیفیت بدل جائے اور رِقت پیدا ہو جائے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم سے متعلق حکایات اور واقعات سُننے اور پڑھنے سے تعظیم کا ذہن بنتا ہے اور جذبہ ملتا ہے، اِس طرح کے واقعات پڑھیے اور تکلفاً تعظیم کی عادت بنائیے اِنْ شَآءَ اللہ آہستہ آہستہ عادت بن جائے گی۔

---

1 ...... الشفا، الباب الثالث، فصل فی سیرۃ السلف فی تعظیم روایۃ حدیث... الخ، ۲/۴۵-بستان المحدثین، ص ۱۹

2 ...... الشفا، الباب الثالث، فصل فی سیرۃ السلف فی تعظیم روایۃ حدیث... الخ، ۲/۴۶

www.dawateislami.net

دِل میں خوفِ خُدا پیدا کرنے کا طریقہ

سُوال: خوفِ خُدا یہ ہے کہ اللہ پاک کی ناراضی، اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں اور آخرت کا سوچ کر اِنسان کے دِل پر گھبراہٹ طاری ہو جائے۔ خوفِ خُدا اِنسان کے لیے عافیت کا سبب ہے اور اس سے دُوری ہلاکت میں ڈال سکتی ہے۔ یہ اِرشاد فرمائیے کہ بندہ اپنے دِل میں خوفِ خُدا کیسے پیدا کرے؟

جواب: اللہ پاک کا خوف دِل میں ہونا چاہیے اور ہوتا بھی ہے البتہ کسی کے دِل میں کم اور کسی کے دِل میں زیادہ ہوتا ہے۔ خوفِ خُدا کی اہمیت و فضیلت بندے کے سامنے جتنی زیادہ ہو گی اتنا ہی اُس کے اندر خوفِ خُدا بڑھے گا مثلاً خوفِ خُدا کی ایک فضیلت قرآنِ کریم میں یہ بیان ہوئی: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾﴾ (پ٢٧، الرحمٰن: ٤٦) ترجمۂ کنزالایمان: "اور جو اپنے رَبّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔" پھر قیامت کا خوف بندے کے دِل میں ہونا چاہیے کہ میرے اَعمال اچھے نہیں ہیں لہٰذا میں قیامت کے دِن کیا جواب دوں گا؟ وہ آیات جن میں قیامت کا بیان ہے اگر بندہ ان کی طرف توجہ کرے تو خوفِ خُدا پیدا ہو گا مثلاً سورۂ یٰسین شریف کی مشہور آیت ہے: ﴿وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾﴾ (پ٢٣، یٰسٓ: ٥٩) ترجمۂ کنزالایمان: اور آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو!

اِس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو قیامت کے روز حکم ہو گا کہ اپنی اولاد میں سے جنتیوں اور مجرموں کو الگ الگ کر دو چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہر ہزار میں سے 999 مجرموں کو الگ کریں گے یعنی فی ہزار بس ایک جنتی ہو گا۔[1] اپنے اندر خوفِ خُدا پیدا کرنے کے لیے یہ رِوایت ایک تازیانہ ہے۔ بندہ غور کرے کہ جب ایک ہزار میں سے 999 مجرم الگ کیے جائیں گے تو میرا کیا بنے گا؟ میرے تو فُلاں فُلاں بُرے اَعمال اور بُری حرکتیں ہیں۔ یوں بندہ اپنے اندر خوفِ خُدا پیدا کر سکتا ہے یا خوفِ خُدا بڑھا سکتا ہے۔ نیز بندہ اپنے آپ کو بے بس سمجھے جیسا کہ کوئی شخص کسی کو گن پوائنٹ پر لے لے اور کنپٹی پر بندوق رکھ دے تو اس وقت بندے کی کیا کیفیت ہو گی؟ وہ 100 فیصد اپنے آپ کو اس کے رحم و کرم پر سمجھے گا کہ چاہے تو گولی مار کر ہلاک کر

---

1 ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب قوله عزوجل: ان زلزلة الساعة شیء عظیم، ٤/ ٢٥٤، حدیث: ٦٥٣٠ دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

دے یا جانے دے۔ سمجھانے کے لیے یہ ایک مثال دی ہے کہ اللہ پاک ہم پر ہر طرح سے قادر ہے اور ہم اس کے آگے بالکل ہی بے بس ہیں۔ اس لیے اللہ پاک کی بے نیازی سے بندہ ہمیشہ ڈرتا رہے اور اس کی خُفیہ تدبیر سے خوف زدہ رہے کہ نہ جانے میرے بارے میں اس کی خُفیہ تدبیر کیا ہے؟ اللہ کریم اپنا حقیقی خوف نصیب فرمائے کیونکہ جس کو حقیقی خوف نصیب ہو جائے تو وہ گناہ کی طرف نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔ اسی طرح اللہ پاک کی عظمت کو پیشِ نظر رکھے اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے خود کو ڈراتا رہے۔ مزید معلومات کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی 161 صفحات پر مشتمل کتاب "خوفِ خُدا" کا مُطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کے پڑھنے سے خوفِ خُدا پیدا ہو گا۔

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معراج میں آسمان پر کس سواری پر تشریف لے گئے؟

سُوال: ہمارے نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آسمان پر کس سواری پر تشریف لے گئے تھے؟

جواب: مکی مَدَنی مصطفےٰ، شَبِ اَسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَبِ مِعراج بُراق پر سوار ہو کر مختلف منزلیں طے کرتے ہوئے سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی پہنچے۔[1] سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی حضرتِ سَیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام کی حد ہے لہٰذا وہاں جبرئیل امین عَلَیْہِ السَّلَام رُک گئے۔[2] اب پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے رَفرف نامی ایک سواری پیش کی گئی۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَفرف پر مَزید آگے تشریف لے گئے لیکن پھر آگے چل کر رَفرف بھی نہ رہا تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی رَحمت سے مَزید آگے بڑھے۔[3] مِعراج، سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک نے ایک معجزہ عطا فرمایا ہے۔ سواریاں تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِعزاز کے لیے تھیں ورنہ آپ سواریوں کے محتاج نہیں ہیں۔

---

1. بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ، ۲/ ۳۸۰، حدیث: ۳۲۰۷
2. روح البیان، پ۲۷، النجم، تحت الآیۃ: ۱۴، ۹/ ۲۲۴ دار احیاء التراث العربی بیروت-مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۱۴۳ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور
3. معراج میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پانچ قسم کی سواریوں پر سفر فرمایا مکہ سے بَیْتُ الْمُقَدَّس تک بُراق پر، بَیْتُ الْمُقَدَّس سے آسمانِ اوّل تک نُور کی سیڑھیوں پر، آسمانِ اوّل سے ساتویں آسمان تک فرشتوں کے بازوؤں پر، ساتویں آسمان سے سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی تک حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے بازو پر اور سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی سے مقامِ قابَ قوسین تک رَفرف پر۔ (روح المعانی، پ۱۵، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱، ۱۵/ ۱۲ دار احیاء التراث العربی بیروت)

www.dawateislami.net

مِعراج شریف کا واقعہ کب پیش آیا؟

سُوال: مِعراج شریف کا واقعہ کس سال پیش آیا؟

جواب: مِعراج شریف کا واقعہ نبوت کے گیارھویں سال پیش آیا۔[1]

لائقوں کی صُحبت لائق کیوں نہیں بناتی؟

سُوال: نیک لوگوں کی صحبت میں رہنے سے بندہ نیک بن جاتا ہے لیکن لائق لوگوں کی صُحبت میں رہنے سے بندہ لائق کیوں نہیں بنتا؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: یہ بات Understood (طے شُدہ) ہے کہ بندہ لائق لوگوں کی صحبت میں رہے گا تو لائق بنے گا اس لیے کہ "اَلصُّحْبَةُ مُؤَثِّرَةٌ یعنی صُحبت اثر رکھتی ہے۔" جو نیک لوگ ہوتے ہیں وہ لائق ہوتے ہیں اور جو نیک نہیں ہوتے تو وہ نالائق ہوتے ہیں۔ اگر نالائقوں کی صُحبت میں رہے گا تو نالائقوں والی حرکتیں کرے گا۔ اگر لائق لوگوں کی صحبت میں رہے گا تو اچھے اور نیک کام کرے گا، سُلجھا ہوا اور سنجیدہ بندہ بنے گا۔

اگر لائق سے مُراد ذہین ہونا ہے تو ذہین کی صحبت میں رہ کر ذہین بننا مشکل ہے۔ اگر ہیرے کی کان میں کوئلہ رکھ دیں گے تو کوئلہ کوئلہ ہی رہے گا۔ کسی عقلمند کی صحبت سے عقل و ذہانت کا حاصِل ہو جانا ضروری نہیں۔ یہ قدرت کی عطا ہے جس کو نصیب ہو جائے ورنہ تو عالِم اور جاہِل کا فرق مِٹ جائے گا۔ عالِم عقلمند ہوتا ہے اور جاہِل اِس کا اُلٹ ہوتا ہے۔ مفتی عام عالِم سے زیادہ عقلمند ہوتا ہے اس لیے کہ وہ عالِم سے بڑھ کر عِلم والا ہوتا ہے۔ اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی اُمَّت میں سب سے زیادہ عقل اور عِلم والے ہوتے ہیں۔[2] پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ساری مخلوق میں سب سے بڑے عقلمند اور سب سے بڑے عالِم ہیں۔[3] ان کی صحبت میں رہنے سے فیض تو ملے گا لیکن ان جیسا کوئی نہیں بن سکتا کہ

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۱۳۵

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۳۷، حصہ: ۱ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

3 ...... الشفا، فصل واما وفور عقله ... الخ، ۱/ ۶۶ مرکز اھل سنت برکات رضا ھند - سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب معراجه، الباب التاسع، ۳/ ۱۴۷ دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بے مثل ہیں۔

اُمُّ الْمُؤمِنِین زینب بنتِ جَحش کے نکاح کی دِلچسپ حِکایت

سُوال: اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا نکاح سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کس طرح ہوا؟(عارف والا ضلع پاک پتن پنجاب سے سُوال)

جواب: اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے نکاح کی حکایت بڑی پیاری ہے چنانچہ جب پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو نکاح کا پیغام بھجوایا تو انہوں نے جواب میں کہا کہ میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے مشورہ کیے بغیر کچھ نہیں کر سکتی۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنی نماز پڑھنے کی جگہ تشریف لائیں اور سجدے میں سر رکھ کر اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں: اے پاک پروردگار! تیرے پاک پیغمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا ہے، اگر میں تیرے نزدیک ان کی زوجیت میں داخل ہونے کے لائق ہوں تو اے اللہ! تو ان کے ساتھ میرا نکاح فرمادے۔ چنانچہ دُعا قبول ہوئی اور اللہ کریم نے پارہ 22، سورۂ اَحزاب کی آیت نمبر 37 نازل فرمائی: ﴿فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی۔

اِس آیتِ مُبارکہ کے نُزول کے بعد حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسکراتے ہوئے اِرشاد فرمایا کہ کون ہے جو زینب کے پاس جائے اور اس کو خوشخبری سنائے کہ اللہ پاک نے اسے میری زوجیت میں دے دیا ہے؟ یہ سُن کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک خادِمہ حضرتِ سَیِّدَتُنا سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا دوڑتی ہوئی حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس پہنچیں اور یہ آیت سُنا کر خوشخبری دی۔ حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اِس بشارت سے اِس قدر خوش ہوئیں کہ اپنا زیور اُتار کر اُس خادِمہ کو اِنعام میں دے دیا۔ سجدۂ شکر بجالائیں اور دو ماہ کے روزے رکھنے کی نذر بھی مانی۔[1] سُبْحٰنَ اللہ! حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کیسی باکرامت صحابیہ تھیں۔

1 ...... مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دوم در ذکرِ ازواجِ مطہرات، ۲/۴۷۷ مرکز اهل سنت برکات رضا هند- فیضانِ امہات المؤمنین، ص۱۹۸-۱۹۹ ملخصاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اچھی خبر ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدۂ شکر بجالائیے

اِس واقعے سے پتا چلا کہ کوئی اچھی خبر ملے تو بندہ اللہ پاک کا شکر ادا کرے اور سجدۂ شکر بجالائے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے خوشخبری لانے والی کو اِنعام میں اپنا زیور اُتار کر تحفے میں دے دیا اور پھر مَاشَآءَ اللہ دو ماہ کے روزے رکھنے کی بھی نذر مانی۔ یہ اُن کا خوشی منانے کا اَنداز تھا جبکہ ہمارے یہاں تو خوشی میں مَعَاذَ اللہ تالیاں بجاتے ہیں حالانکہ تالیاں بجانا ناجائز ہے۔[1] خوشی منانے کے لیے بعض لوگ سیٹیاں بجاتے ہیں اور نہ جانے کیا کیا کرتے ہیں تو ان کاموں سے بچنا چاہیے۔ جب بھی کوئی خوشی کی خبر آئے تو سجدۂ شکر کرنا مُسْتَحَب یعنی ثواب کا کام ہے[2] (جبکہ مکروہ وقت نہ ہو)۔[3] یہ اللہ کے نیک بندوں کا طریقہ ہے اور خود پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اَنداز ہے۔[4]

زینب بنتِ جحش خُشوع کرنے اور گڑگڑانے والی ہے

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے عمر! بے شک زینب بنتِ جَحش اَوَّاہ ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَوَّاہ سے کیا مُراد ہے؟ اِرشاد فرمایا: خُشُوع کرنے والی اور خُدا کے حضور گڑگڑانے والی۔[5]

نکاح کا پیغام سُن کر اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے کیا کہا؟

سُوال: جب اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے نکاح کا پیغام

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۵۱۱، حصہ: ۱۶

2 ...... دُرِّمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ۲/ ۷۲۰ دار المعرفۃ بیروت

3 ...... رَدالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت، ۲/ ۳۸ دار المعرفۃ بیروت

4 ...... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ تعالی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم، ۷/ ۴۴۲، حدیث: ۱۵۱ دار الفکر بیروت

5 ...... حلیۃ الاولیاء، زینب بنت جحش، ۲/ ۶۴، حدیث: ۱۴۹۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔ "اَوَّاہ" صفت کی خوبی یہ ہے کہ جس میں یہ صفت پائی جائے وہ بکثرت دُعائیں کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ذِکر اور اس کی تسبیح میں مشغول رہتا ہے، کثرت کے ساتھ قرآنِ مجید کی تلاوت کرتا ہے، اُخروی ہولناکیوں اور دہشت انگیزیوں کے بارے میں سُن کر گریہ وزاری کرتا ہے، اپنے گناہوں کو یاد کر کے ان سے مغفرت طلب کرتا ہے، نیکی اور بھلائی کی تعلیم دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ ہر کام سے بچتا ہے۔ (صراط الجنان، پ ۱۱، التوبہ: ۱۱۴، ۴/ ۲۵۲ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

www.dawateislami.net

پہنچا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے کیا کہا تھا؟

جواب: جب پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدَتنا میمونہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو نکاح کا پیغام بھیجا تو اُس وقت آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اُونٹ پر سُوار تھیں اور یہ خوشخبری پاکر کہنے لگیں: اُونٹ اور جو اس پر ہے اللہ پاک اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے۔ اِس موقع پر اللہ پاک نے یہ آیتِ مُبارَکہ نازل فرمائی: ﴿وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَاۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَؕ﴾ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۰) ترجمۂ کنز الایمان: اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے یہ خاص تمہارے لئے ہے اُمّت کے لیے نہیں۔ [1]

بچوں میں سب سے پہلے کون مسلمان ہوا؟

سُوال: بچوں میں سب سے پہلے کس نے اِسلام قبول کیا؟

جواب: بچوں میں سب سے پہلے اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا مولا مشکل کشا، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اِسلام قبول کیا۔ [2]

بَدْرُ الدُّجٰی اور شَمْسُ الضُّحٰی کے معنٰی

سُوال: سلام میں "کعبے کے بَدْرُ الدُّجٰی" اور "طیبہ کے شَمْسُ الضُّحٰی" کے اَلفاظ آتے ہیں، ان کے کیا معنٰی ہیں؟ (SMS کے ذَرِیعے سُوال)

جواب: بدر کے معنٰی ہیں: چودھویں کا چاند، اندھیرے کو دُور کرنے والا چاند۔ "کعبے کے بَدْرُ الدُّجٰی" کے معنٰی ہوئے: اندھیرا دور کرنے والے کعبے کے چمک دار چاند۔ شَمْسُ الضُّحٰی کے معنٰی ہیں: روشن سورج۔ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَمْسُ الضُّحٰی یعنی روشن سورج، روشنی پھیلانے والے ہیں۔ [3]

---

1. تفسیر قرطبی، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۰، الجزء: ۷، ۱۴/۱۵۴ دار الفکر بیروت
2. تاریخ الخلفاء، ص ۱۲۶ باب المدینہ کراچی
3. شرح کلام رضا، ص ۹۳۸ مشتاق بک کارنر مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

ڈکار سے وُضو اور نماز نہیں ٹوٹتی

سُوال: اگر نماز کے دَوران سالن والی، مرچوں والی ڈکار آجائے تو کیا نماز اور وُضو ٹوٹ جائے گا؟ (مرکز الاولیا لاہور سے سُوال)

جواب: نماز کے دَوران سالن والی ڈکار سے نہ نماز ٹوٹے گی اور نہ وُضو ٹوٹے گا۔

قصر نماز کی تعریف اور طریقہ

سُوال: قصر نماز کسے کہتے ہیں اور اس نماز کو کیسے پڑھتے ہیں؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: مُسافِرِ شرعی جو چار رکعتی فرض نماز کو دو دو پڑھے گا، اِس کو قصر کرنا کہتے ہیں مثلاً ظہر، عصر اور عشا کے چار چار فرض ہیں، ان چار چار فرضوں کو دو دو پڑھنا واجب ہے۔ [1] نمازِ قصر کے تفصیلی مَسائل مکتبۃ المدینہ کے رِسالے "مُسافر کی نماز" میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

غلطی سے چار رَکعت والی نماز تین رَکعت پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟

سُوال: اگر کسی نے غَلَطی سے چار رَکعت والی نماز تین رَکعت پڑھ لی اور پھر بعد میں یاد آیا تو کیا نماز ہوگئی؟

جواب: اگر کسی نے غَلَطی سے چار رَکعت والی نماز تین رَکعت پڑھ لی اور پھر بعد میں یاد آیا (اور منافی نماز کوئی عمل کرلیا تو) اِس صورت میں نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی۔ [2]

امام سورۂ فاتحہ کے بعد سورت مِلانا بُھول جائے تو کیا کرے؟

سُوال: اگر امام سورۂ فاتحہ کے بعد سورت مِلانا بُھول جائے اور سورت پڑھے بغیر رکوع میں چلا جائے تو اب امام کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر امام سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھنا بُھول جائے اور سورت پڑھے بغیر رکوع میں چلا جائے تو اُس نے واجب

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۷۴۳، حصہ: ۴- جنتی زیور، ص ۲۹۵ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں مفتیِ اعظم پاکستان، وقارُ الملت حضرتِ مولانا مفتی محمد وَقارُ الدّین قادری رَضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تک کوئی منافی صلوٰۃ فعل نہ کیا ہو بقیہ نماز پوری کرلے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے ازسرِ نو نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (وقار الفتاویٰ، ۲/ ۱۱۹ بزمِ وقار الدین باب المدینہ کراچی)

www.dawateislami.net

چھوڑ دیا کہ سورت پڑھنا واجب ہے اس صورت میں امام واپس قیام کی طرف لوٹ آئے اور سورت پڑھ کر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سجدۂ سہو بھی کرنا پڑے گا۔[1]

عمامے شریف کے فَوائد

سُوال: عمامہ شریف پہننے کے کیا فوائد ہیں؟ (خیبر پختونخواہ پاکستان سے سُوال)

جواب: عمامہ شریف پہننا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے۔[2] اِس کے فوائد میں سب سے بڑا فائدہ اس کا سُنَّت ہونا ہے نیز عمامے کے ساتھ دو رَکعت نماز بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے بھی بہتر ہے۔[3]

عمامے شریف کا سائز کیا ہونا چاہیے؟

سُوال: عمامے شریف کی کتنی لمبائی اور چوڑائی ہونی چاہیے؟

جواب: عمامے کی مِقدار ایک رِوایت کے مُطابق سات ہاتھ سے لے کر 12 ہاتھ تک ہے یعنی چھوٹے سے چھوٹا سات ہاتھ اور بڑے سے بڑا 12 ہاتھ تک ہونا چاہیے۔ سات ہاتھ سے مُراد ساڑھے تین گز اور 12 ہاتھ تقریباً چھ گز بنیں گے۔[4] اِس کے علاوہ بھی رِوایات ہیں جیسا کہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد 22 صفحہ 186 پر ہے: عمامے میں سُنَّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو اور نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندش گنبد نما ہونی چاہیے۔ اگر رومال اتنا بڑا ہو جو سر کو چھپا لے تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف ایک دو پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔[5] حَد یہ ہے کہ اگر عمامہ ساڑھے تین گز سے کم بھی ہے لیکن اس کے تین پھیرے آجاتے ہیں تب بھی یہ عمامہ ہو جائے گا اور اس کو پہننے سے عمامے کی سنت ادا ہو جائے گی۔[6] عمامہ کے متعلق تفصیل جاننے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "عمامے کے فضائل" کا مُطالعہ کیجئے۔ اِس موضوع پر

---

1. ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ۲/۶۵۶ ماخوذاً
2. ...... الطبقات لابن سعد، ذکر لباس رسول اللہ... الخ، ۱/۳۵۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت
3. ...... جامع صغیر، حرف الراء، ص ۲۷۳، حدیث: ۴۴۶۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت
4. ...... نور الانوار، مبحث الاحکام المشروعۃ، ص ۱۷۱ مدینۃ الاولیا ملتان
5. ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/۲۹۹ ماخوذاً رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور
6. ...... فتاویٰ امجدیہ، ۱/۱۹۹ مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی - عمامہ کے فضائل، ص ۳۵ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

یہ ایک مُنفرِد کتاب ہے، اُردو یا کسی بھی زبان میں "عمامے کے فضائل" پر اتنی ضَخیم کتاب شاید ہی کسی نے لکھی ہو۔

مسجدِ نبوی اور مسجدِ حرام دونوں مسجدِ کبیر کے حکم میں ہیں

سُوال: مسجدِ نبوی شریف علٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں چونکہ عاشقانِ رَسول کی تعداد زیادہ ہوتی ہے، لوگ نمازیوں کے آگے سے گزر رہے ہوتے ہیں اور اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی اِجازت ہے یا نہیں؟ اِس حوالے سے کچھ راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب: حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَہُمَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْماً کی دونوں مَساجد یعنی مسجدِ نبوی شریف اور مسجدِ حرام شریف زَادَہُمَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْماً مسجدِ کبیر کے حکم میں ہیں۔ (اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) اَلْجَامِعَۃُ الْاَشْرَفِیہ مُبارک پور (ہند) سے یہی فتویٰ جاری ہوا ہے کہ یہ دونوں مَساجد مسجدِ کبیر کے حکم میں ہیں لہٰذا ان میں نمازی کے آگے سے تین صفوں کے بعد گزرا جاسکتا ہے۔

کسی کے اِنتقال پر یہ کہنا کہ "اللہ کے پاس چلا گیا یا اللہ کو پیارا ہو گیا" کیسا؟

سُوال: بعض اوقات کسی کے اِنتقال پر کہا جاتا ہے کہ "اللہ کے پاس چلا گیا یا اللہ کو پیارا ہو گیا" تو ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: اِنتقال کے موقع پر اِس طرح کے جملے بولنے کا عُرف ہے اور شرعاً بھی ایسے جملے بولنے میں کچھ حرج معلوم نہیں ہوتا۔ اِنتقال کرنے والے کے بارے میں یُوں بھی کہا جاتا ہے کہ "خالقِ حقیقی سے جا ملے۔" آج کل لوگ ہر مرنے والے کے بارے میں کہتے ہیں کہ "اللہ پاک کو پیارا ہو گیا" حالانکہ یہ خبریہ جملہ ہے (روزانہ پانچ وقت کی نماز ادا کرنا تو دور کی بات) اگر وہ نمازِ جمعہ بھی نہیں پڑھتا تھا تو پھر وہ کس طرح پیارا ہو سکتا ہے؟ اس لیے یہ جملہ نہ کہا جائے۔ بہر حال اللہ پاک کی رحمت گناہ گاروں کے لیے بھی ہے اس کی رحمت پانے کے لیے نمازی ہونا شرط نہیں ہے۔

ایک جیسا اِحرام پہننے کی وجہ

سُوال: حج کن مہینوں میں کیا جاتا ہے اور حج میں سب ایک جیسا اِحرام کیوں پہنتے ہیں؟

جواب: شَوَّالُ الْمُکَرَّم، ذِیْقَعْدَۃُ الْحَرَام اور ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام ان تین مہینوں کو اَشْہُرِ حج (یعنی حج کے مہینے) بھی کہا جاتا

ہے۔[1] باقی رہا یہ کہ حج میں سب ایک جیسا اِحرام کیوں پہنتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ شریعت نے اس کا حکم دیا ہے اور ایک بڑی ظاہر حکمت یہ ہے کہ اِحرام میں یہ پہچان نہیں ہو پاتی کہ کون مالدار اور کون غریب و نادار ہے؟ کون بادشاہ اور کون فقیر ہے؟ کیونکہ سب ایک جیسے کپڑوں یعنی دو چادروں میں ہوتے ہیں۔ اگر کسی نے رنگین چادر میں بھی اِحرام باندھا تو ہو جائے گا لیکن رنگین چادر میں اِحرام باندھنا نہیں چاہیے کہ لوگ مخالفت کریں گے اور بُرا بھلا کہیں گے۔ سفید چادر میں اِحرام افضل بھی ہے لہٰذا افضل پر ہی عمل کرنا چاہیے۔[2]

صبحِ طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا

سُوال: اس شعر میں لفظ ”باڑا“ سے کیا مُراد ہے؟

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا (حدائقِ بخشش)

جواب: ”بٹتا ہے باڑا نور کا“ سے مُراد یہ ہے کہ نور کی خیرات بٹ رہی ہے۔ (اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) لفظِ ”باڑا“ کے معنیٰ خیرات اور ہدیہ ہیں اس لیے جو خیرات اور بھیک دی جاتی ہے اسے باڑا کہا جاتا ہے۔

اِمام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے تَصَوُّف کی طرف مائل ہونے کی وجہ

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا اِمام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه تَصَوُّف کی طرف کس طرح مائل ہوئے؟

جواب: حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا اِمام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بہت بڑے عالِم تھے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی شُہرت دُور دُور تک پھیلی ہوئی تھی، ملک بھر کے عُلَما اور فُضَلا آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی علمی صلاحیتوں سے مُتَاثِر تھے، حکومتی مُعاملات میں بھی آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے مشورہ کیا جاتا تھا اور آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اِمَامُ الْحَرَمَیْن اور مُدَرِّسِ اعلیٰ جیسے عُہدوں پر فائز رہے لیکن آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه جو باطنی سُکون چاہتے تھے وہ مُیَسَّر نہ تھا۔ جب آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے تَصَوُّف کی کُتب کا مُطالعہ کیا تو علم کے

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۶۴

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۷۳۱

ساتھ ساتھ عمل کی ضَرورت کو شِدَّت سے محسوس کیا اور پھر اسی مقصد کے حُصُول کی خاطِر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہ نے اپنی شُہرت والے شہر بغدادِ مُعلّٰی کو چھوڑنے کا اِرادہ کرلیا مگر نفس کی رکاوٹ کے سبب وہاں سے نہ نکل پائے۔ اِسی فِکر میں آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہ کی ذہنی کشمکش اتنی بڑھ گئی کہ بیمار ہوگئے اور ایسے بیمار ہوئے کہ طبیبوں نے جواب دے دیا، بالآخر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہ نے بغدادِ مُعلّٰی چھوڑنے کا پکا اِرادہ کیا اور پھر حُکام، اُمَرا اور عُلَمائے کِرام کے بے حد اِصرار کے باوجود آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہ سب کچھ چھوڑ کر ملکِ شام چلے گئے اور پھر وہاں سے اپنے آبائی وطن "طوس" تشریف لے گئے۔ اَلْغَرَض رُوحانی سکون کی خاطر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہ تَصَوُّف کی طرف مائل ہوئے اور پھر اسے پانے کے لیے مَنْصَبِ تَدرِیس اور دُنیوی مصروفیات سے بالکل کنارہ کشی اِختیار کرلی یہاں تک کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہ نے ایک کمبل اوڑھنا شروع کیا اور لذیذ غذاؤں کی جگہ سادہ خوراک پر اپنی زندگی بسر کرنے لگے۔(1) یوں حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہ نے روحانیت کی تلاش میں قربانیاں دیں جبکہ ہم گھر بیٹھے روحانیت چاہتے ہیں اور یہ سوچتے ہیں کہ کوئی ایسا وظیفہ مل جائے یا کہیں سے کوئی ایسا دَم ہو جائے کہ جس سے ہم روحانی شخصیت بن جائیں۔ ظاہر ہے کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑتا ہے لہٰذا آپ جتنی قربانیاں دیں گے آپ کو اتنا ہی ملے گا۔ یاد رکھیے! روحانیت پانے کے لیے کافی ریاضتیں اور مشقتیں جھیلنا پڑتی ہیں۔ اللہ پاک ہمیں حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہ کی روحانیت کا حِصّہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قربانی حکمِ خُداوندی پر عمل کرنے کیلئے کی جاتی ہے

سُوال: ہم قربانی کیوں کرتے ہیں؟

جواب: قربانی کا حکم اللہ پاک اور اُس کے پیارے رَسول صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیا ہے اور یہ چند شرائط کے ساتھ مسلمان پر واجب ہوتی ہے اس لیے ہم قربانی کرتے ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہ کرتے رہیں گے۔ اللہ پاک نے قربانی کا حکم دیتے ہوئے قرآنِ کریم میں اِرشاد فرمایا: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲﴾ (پ۳۰، الکوثر:۲) ترجمۂ کنزالایمان: "تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور

(1) ..... تعریف الاحیاء بفضائل الاحیاء علی ھامش احیاء علوم الدین، ۵/۳۶۵-۳۶۸، ملخصًا دار صادر بیروت- مراۃ الجنان، سنة خمس و خمس مائة، ۳/۱۳۷، ملخصًا دار الکتب العلمیة بیروت- احیاء العلوم (مترجم)، ۱/۱۹ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

قربانی کرو۔" تو اِس حکمِ خُداوندی پر عمل کرنے کے لیے ہم قربانی کرتے ہیں۔ (اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) اِس آیتِ مُبارکہ میں بھی قربانی کا ذِکر ہے: ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (پ۸، الانعام: ۱۶۲) ترجمۂ کنزالایمان: "تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رَبّ سارے جہان کا۔" اِسی طرح جب نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے عرض کی کہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: سُنَّةُ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْم تمہارے باپ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا طریقہ کار ہے۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جو قربانی کی وُسعت رکھتا ہو اور قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔[2]

حضرتِ سَیِّدَتُنا ماریہ قبطیہ اور حضرتِ سَیِّدَتُنا سیرین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا قبولِ اِسلام

سُوال: حضرتِ سَیِّدَتُنا ماریہ قبطیہ اور حضرتِ سَیِّدَتُنا سیرین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا کوئی واقعہ بیان فرما دیجیے۔

جواب: حضرتِ سَیِّدَتُنا ماریہ قبطیہ اور حضرتِ سَیِّدَتُنا سیرین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا دونوں بہنیں مصر و اسکندریہ کے بادشاہ کے پاس تھیں۔ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا حاطِب بِن اَبی بَلْتَعَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دعوتِ اسلام دینے کے لیے بادشاہِ مصر کے پاس اپنا قاصد بنا کر بھیجا تو یہ نہایت ہی اَخلاق کے ساتھ پیش آیا اور فرمانِ نبوی کو بڑی تعظیم کے ساتھ پڑھا مگر اِسلام قبول نہ کیا البتہ اس نے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں تحائف بھیجے تو ان تحائف میں یہ دونوں بہنیں بھی شامل تھیں۔ جب حضرتِ سَیِّدُنا حاطِب بِن اَبی بَلْتَعَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِن دونوں بہنوں کو لے کر روانہ ہوئے تو راستے میں انہیں اِسلام کے بارے میں بتایا اور اِسلام کی دعوت دی تو ان دونوں بہنوں نے راستے ہی میں اِسلام قبول کر لیا۔[3] ایک رِوایت میں یہ بھی ہے کہ ان دونوں بہنوں کو سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی کلمہ پڑھایا۔[4] اور پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدَتُنا ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو اپنے حرم میں داخل فرما لیا اور ان سے آپ

1. ابن ماجه، كتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحية، ۵۳۱/۳، حديث: ۳۱۲۷، دار المعرفة بيروت
2. مستدرك، كتاب التفسير، سورة الحج، باب التشديد فی امر الاضحية، ۱۴۸/۳، حديث: ۳۵۱۹ دار المعرفة بيروت
3. طبقات ابنِ سعد، ذكر ام ابراهيم ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم، ۱۷۰/۸، الرقم: ۴۱۵۳ دار الكتب العلمية بيروت
4. طبقات ابنِ سعد، ذكر ابراهيم ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم، ۱۰۷/۱

www.dawateislami.net

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرزند حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پیدا ہوئے۔[1]

مُعاف کرنے والے کو اللہ پاک مُعاف فرماتا ہے

سُوال: جو کسی کو مُعاف کر دے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: جو کسی کو مُعاف کرے گا اللہ پاک اپنی رَحمت سے اُسے مُعاف فرما دے گا۔[2] مُعافی دینا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت پیاری سُنَّت ہے اور اللہ پاک نے بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عَفْو و دَرگزر اِختیار کرنے کا حکم دیا جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿خُذِ الْعَفْوَ﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۹۹) ترجمۂ کنزالایمان: ”اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو۔“ ہم لوگ بات دِل میں لے کر بیٹھ جاتے ہیں بلکہ بعض لوگ تو ایسے عجیب و غریب کینہ پَرور (سینے میں دُشمنی رکھنے والے) ہوتے ہیں کہ اگر کوئی ان پر طنز کر دے یا کوئی ایسی بات کہہ دے تو وہ اسے لکھ لیتے ہیں اور یہ ذہن بناتے ہیں کہ اگر کبھی موقع ملا تو نمبر وار اِنتقام لیں گے حالانکہ یہ طریقہ ٹھیک نہیں اور ایسی باتوں کو بھول جانا اچھا اور مُعاف کر دینا عمدہ ہے۔ اللہ پاک کرے کہ ہمارا مُعاف اور دَرگزر کرنے کا ذہن بن جائے اور ہمارا مُعاشرہ صحیح ہو جائے۔

پیشہ ور بھکاری کو بھیک دینا جائز نہیں

سُوال: آج کل لوگ نئے نئے اَنداز اِختیار کر کے بھیک مانگنے آتے ہیں کیا انہیں بھیک نہ دینے والا گناہ گار ہو گا؟

جواب: اگر کسی کے بارے میں یہ پتا ہو کہ وہ پیشہ ور بھکاری ہے تو اُسے بھیک دینا ہی جائز نہیں ہے کیونکہ ایسوں کو بھیک مانگنا گناہ ہے اور انہیں بھیک دینا گویا ان کی اس گناہ پر مدد کرنا ہے کہ اگر انہیں بھیک نہیں دیں گے تو پھر وہ کوئی کام دھندا کریں گے البتہ جو پیشہ ور بھکاری نہیں بلکہ حقدار ہے اور اُس نے بھیک مانگی تو اس کو دینا جائز اور کارِ ثواب ہے۔[3]

کیا مانگنے والوں کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

سُوال: ہمارے یہاں لوگ رَجَبُ الْمُرَجَّب، شَعْبَانُ الْمُعَظَّم اور بِالْخُصُوص رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو

1. ...... مدارج النبوۃ، قسم سوم، جوابی کہ مقوقس نوشت، ۲/۲۲۷
2. ...... معجم کبیر، مکحول الشامی عن ابی امامۃ، ۸/۱۲۸، حدیث: ۷۵۸۵ دار احیاء التراث العربی بیروت
3. ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۲۵۴ ماخوذاً

ان مہینوں میں بعض لوگ زکوٰۃ کے پیسے نکال کر اپنے آفس یا دُکان میں رکھ لیتے ہیں اور جب کوئی مانگنے آتا ہے تو زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ رقم نکال کر انہیں دے دیتے ہیں تو کیا اِس طرح زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اگر وہ فقیر نظر آرہا ہے اور اُسے زکوٰۃ دے دی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (اس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) مانگنے والا اگر فقرا کے ساتھ آیا کہ جس سے اُس کے فقیر ہونے کا پتا چل رہا ہے تو اِس صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور اگر مانگنے والے میں فقیر ہونے کی نشانیاں نظر نہیں آرہیں تو اب زکوٰۃ دینے والے کو سوچنا پڑے گا۔[1] آج کل لوگ یا تو زکوٰۃ سے جان چُھڑا رہے ہوتے ہیں یا زکوٰۃ ادا کرتے ہوئے توجہ نہیں رکھ رہے ہوتے اور بارہا ایسا ہوتا ہے کہ جو مانگنے آرہے ہوتے ہیں ان میں سے بہت سے اَفراد قطعاً زکوٰۃ کے مستحق ہی نہیں ہوتے بلکہ ان میں سے بعض تو مسلمان تک نہیں ہوتے لیکن لوگ زکوٰۃ کا مال اُٹھا اُٹھا کر انہیں دے رہے ہوتے ہیں۔ اِسی طرح بعض مخصوص گھروں میں ہر طرح کے لوگ آرہے ہوتے ہیں اور وہ لائنیں بنوا بنوا کر ان میں زکوٰۃ بانٹ رہے ہوتے ہیں اور اس بات کا بالکل خیال نہیں رکھتے کہ لینے والا مسلمان بھی ہے یا نہیں؟ بس ان کی یہ عادت بنی ہوتی ہے کہ ہر سال یہاں بھیڑ لگے گی اور جو لینے آئے گا ہمیں اس کو پیسے دینے ہیں۔ زکوٰۃ کی اَدائیگی کا یہ طریقہ کار بالکل غَلَط ہے اور زکوٰۃ کے مَقاصد کو ختم کرنے والا ہے لہٰذا جو مستحق ہو اُس تک زکوٰۃ پہنچانی چاہیے۔

❁❁❁

---

[1] صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے تحری کی یعنی سوچا اور دِل میں یہ بات جمی کہ اس کو زکاۃ دے سکتے ہیں اور زکاۃ دے دی بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ مَصرفِ زکاۃ ہے یا کچھ حال نہ کُھلا تو ادا ہو گئی۔ اگر بے سوچے سمجھے دے دی یعنی یہ خیال بھی نہ آیا کہ اُسے دے سکتے ہیں یا نہیں اور بعد میں معلوم ہوا کہ اُسے نہیں دے سکتے تھے تو ادا نہ ہوئی، ورنہ ہو گئی اور اگر دیتے وقت شک تھا اور تحری نہ کی یا کی مگر کسی طرف دِل نہ جما یا تحری کی اور غالب گمان یہ ہوا کہ یہ زکاۃ کا مصرف نہیں اور دے دیا تو ان سب صورتوں میں ادا نہ ہوئی مگر جبکہ دینے کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ واقعی وہ مصرفِ زکاۃ تھا تو ہو گئی۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۹۳۲، حصہ ۵: ملتقطاً)

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	ڈکار سے وُضو اور نماز نہیں ٹوٹتی	10
امام مالک کے عشقِ رسول کے واقعات	1	قصر نماز کی تعریف اور طریقہ	10
امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مدینے شریف میں جانور پر سوار نہ ہوتے	2	غلطی سے چار رکعت والی نماز تین رکعت پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟	10
قضائے حاجت کے لیے مدینہ شریف سے باہر جاتے	2	امام سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا بھول جائے تو کیا کرے؟	10
امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے حدیثِ پاک کی تعظیم کے واقعات	2	عمامے شریف کے فوائد	11
حدیثِ رسول کی تعظیم کی بنا پر بچھو کے 16 ڈنک مارنے پر صبر کیا	3	عمامے شریف کا سائز کیا ہونا چاہیے؟	11
ذِکرِ رسول کے وقت تعظیم کا جذبہ پیدا کرنے کا طریقہ	3	مسجدِ نبوی اور مسجدِ حرام دونوں مسجدِ کبیر کے حکم میں ہیں	12
دِل میں خوفِ خدا پیدا کرنے کا طریقہ	4	کسی کے انتقال پر یہ کہنا کہ "اللہ کے پاس چلا گیا یا اللہ کو پیارا ہو گیا" کیسا؟	12
آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معراج میں آسمان پر کس سواری پر تشریف لے گئے؟	5	ایک جیسا اِحرام پہننے کی وجہ	12
معراج شریف کا واقعہ کب پیش آیا؟	6	صبحِ طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا	13
نالائقوں کی صحبت لائق کیوں نہیں بناتی؟	6	اِمام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے تصوُّف کی طرف مائل ہونے کی وجہ	13
اُمُّ المؤمنین زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے نکاح کی دلچسپ حکایت	7	قربانی حکمِ خداوندی پر عمل کرنے کیلئے کی جاتی ہے	14
اچھی خبر ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدۂ شکر بجالائیے	8	حضرت سیِّدتنا ماریہ قبطیہ اور حضرت سیِّدتنا سیرین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا قبولِ اسلام	15
زینب بنتِ جحش خشوع کرنے اور گڑگڑانے والی ہے	8	مُعاف کرنے والے کو اللہ پاک مُعاف فرماتا ہے	16
نکاح کا پیغام سُن کر اُمُّ المؤمنین سیِّدتنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے کیا کہا؟	8	پیشہ ور بھکاری کو بھیک دینا جائز نہیں	16
بچوں میں سب سے پہلے کون مسلمان ہوا؟	9	کیا مانگنے والوں کو زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی؟	16
بَدْرُ الدُّجٰی اور شَمْسُ الضُّحٰی کے معنٰی	9	❁❁❁	❁

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

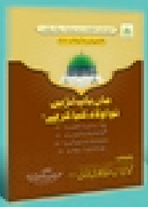

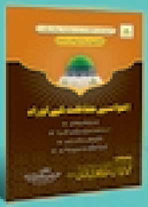

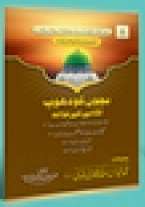

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net